کف ثوب

یعنی

کپڑے موڑ کر نماز پڑھنے کا حکم

احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں

مصنف

نبیرۂ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی

عطاء المصطفیٰ اعظمی

دامت برکاتہم القدسیہ
مدرس دار العلوم امجدیہ

ناشر

اعظمی پبلشرز

دار العلوم صادق الاسلام

10/483 لیاقت آباد کراچی فون 021-4923804

تقریظ جلیل

ممتاز الفقہاء فاتح افریقہ حضور محدثِ کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی قدر مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی سلمہ کا رسالہ جو کپڑوں کے کف ولف اور تشمیر ازار سے ایک فتویٰ شرعی سے اس کا مطالعہ کیا اسے درست اور جامع پایا۔ نماز میں ایسی وضع جو شرعاً یا عرفاً خلاف ادب ہو یا جس سے لاابالی پن ظاہر ہوتا ہو وہ نماز میں مکروہ ہے اسی بنا پر صحابہ کرام علیہم الرضوان اس وضع سے لوگوں کو منع فرماتے تھے بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کف ثوب اور کف شعر سے منع فرمایا اور حکم منع کو امر الٰہی بتایا۔ یہیں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قمیص کو پتلون میں گھرسلینا بھی کراہت سے خالی نہیں کیوں کہ اس میں بھی دامن کو لٹکنے سے روکنا ہے جو تشمیر ہے یہ ربّ قدیر عامۃ المسلمین کو آداب بارگاہ کی رعایت کے ساتھ ادائے صلوٰۃ کی توفیق بخشے اور مفتی عطاء المصطفیٰ کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

فقیر ضیاء المصطفیٰ اعظمی غفرلہ

۱۷ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدُ لِولیہٖ وَ الصَّلوٰۃ والسَّلام علیٰ نبیہٖ و علیٰ الہٖ و صحبہٖ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بسا اوقات شلوار لمبی ہوجاتی ہے تو بعض افراد کہتے ہیں اوپر سے گھرس لی جائے یا نیچے سے پائنچوں کو موڑ دیا جائے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ کا صحیح حل احادیث وفقہ کی روشنی میں بالتفصیل مع حوالہ جات کتب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور عوام کی مشکل کو دُور فرمائیں۔

سائل......محمد احترام الدین

سی، پی، برار سوسائٹی کراچی

باسمہٖ تعالیٰ

الجواب بعون الملك الوهاب...... مذکورہ بالا سوال کی دو صورتیں ہیں: (۱) ایک کپڑے کا ٹخنے کے نیچے تک لٹکانا جس کو فقہ کی اِصطلاح میں اِسبال کہتے ہیں اور (۲) دوسری صورت کپڑے کا چڑھانا، نیفے کی طرف سے گھرسنا یا پائنچے کی طرف موڑنا وغیرہ اسی طرح آستین بھی آدھی کلائی سے زِیادہ چڑھانا جس کو فقہ کی اصطلاح میں کفِ ثوب کہتے ہیں حدیث اور فقہ کی رو سے یہ دونوں مکروہِ تحریمی ہیں پہلی تکبر کے طور پر ہو تو مکروہِ تحریمی ہے اور دوسری مطلقاً مکروہِ تحریمی ہے جسے دُرست کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہے۔ حوالے سے پہلے چند تمہیدی کلمات ذہن نشین کرلیں۔ جب آپ نماز کا اِرادہ کرتے ہیں گویا بارگاہِ ربوبیت میں حاضر ہو رہے ہیں کہ جس بارگاہ سے بڑھ کر کوئی اور بارگاہ نہیں۔ اس لئے اس بارگاہ میں انتہائی ادب کے ساتھ آنا چاہیے یوں نہیں کہ معلوم ہو کوئی گنوار آرہا ہے۔ وہ ادب یہی ہے کہ لباس مناسب طریقہ سے پہنا ہوا ہے۔ اس کو ایک موٹی مثال سے یوں سمجھیں کہ آپ کسی افسر کی خدمت میں جاتے ہیں تو پہلے اپنے آپ کو ہر طرح سے درست اور ٹھیک ٹھاک کرتے ہیں اپنے بدن کو ہر طریقے سے سجاتے ہیں۔ آستین چڑھی ہوتی ہے تو سیدھی کرلیتے ہیں اور پائنچے وغیرہ درست کرتے ہیں اور اگر شلوار کا ایک پائنچا اوپر کو جا رہا ہو اور دوسرا نیچے کو تو اسے بھی ٹھیک کرلیتے ہیں۔ تو جب ایک دُنیا کی بڑی بارگاہ کیلئے اس قدر اہتمام کرتے ہیں تو جو ساری بارگاہوں سے اونچی بارگاہ ہے اس بارگاہ میں جا رہے ہیں تو اس سے زِیادہ اہتمام ہونا چاہئے نہ کہ اس کے برخلاف بلکہ اس وقت کمال عاجزی اور انکساری ہونی چاہئے کیوں کہ اللہ کے محبوب، سرکارِ کائنات، دونوں عالم کے مالک ومختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں...... اُعبدِ اللّٰہ کانك تراہ' فان لم تکن تراہ' فانه یراك تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو بے شک وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

اور خود ربِّ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِين اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔ غرض آپ کی جو یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک طرف کا پائنچا اوپر ہوتا ہے اور دوسرا نیچے ہوتا ہے۔ کپڑوں میں شکن بھی ظاہر ہوتی ہے جسے آپ عام حالت میں بالکل پسند نہیں کرتے اور دوسری بات یہ کہ اتنی لمبی شلوار وغیرہ سلوانی ہی نہیں چاہئے کہ ٹخنے سے نیچے رہے کیوں کہ یہ صرف نماز کی حالت میں خرابی نہیں بلکہ عام حالت میں بھی اتنی ہی خرابی ہوتی ہے جتنی نماز کی حالت میں ہے۔

کیوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا وہ ہر حالت کو شامل ہے خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

کپڑا ٹخنے سے نیچے کرنے کا وبال

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

۱...... عَن ابی هریرة عن النّبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال ما اسفَل من الکعبین من الازار ففی النار (بخاری شریف، ج۲ص۸۶۰) کپڑے کا جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہوگا وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

۲...... عن ابی ذر عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم انه قال ثلٰثه لا یکلمهم اللّٰه ولا ینظر الیهم یوم القِیامة ولا یزکیهم ولهم عذابٌ الیم قلت من هم؟ یا رسول اللّٰهِ فقد خابوا وَخسروا فاعادها ثلٰثا قلت من هم؟ یا رسول اللّٰه خابوا و خسِروا قال المسبل والمنّان والمنفق سلعة بالحلف الکاذب اوالفاجر (ابوداؤد، ج۲ص۵۶۵) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں سے کلام نہ فرمائے گا اور نہ اسکی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا فرمائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے میں (ابوذر) نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ بے شک وہ لوگ محروم وخاسر ہیں تین بار فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کون لوگ خائب وخاسر ہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کپڑا ٹخنے کے نیچے لٹکانے والے اور احسان جتلانے والے اور اپنے سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والے یا بدکار فاسق۔

۳...... عن ابی هریرة انّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال لا ینظر اللّٰه یوم القِیامة من جرّ ازاره بطراً (بخاری شریف، ج۲ص۸۶۱) سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنی ازار زمین پر گھسیٹے (اتنا نیچا کرلے کہ زمین سے لگے یا ٹخنے سے نیچے ہو۔)

٤...... سمعت عبد اللّٰه بن عمر يقول قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم من جر ثوبه مخیلة لم ینظر اللّٰه یوم القیامة لمحارب اذکر اِزاره قال ما خص ازاراً ولا قمیصا (بخاری شریف، ج ۲ص ۸۶۱) سیّدنا شعبہ محارب سے اور وہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تکبر کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہ فرمائے گا تو میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا ازار کا ذکر فرمایا تو محارب نے کہا کہ نہ ازار کا ذکر فرمایا نہ قمیص کا۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ ہر کپڑا خواہ وہ جبہ ہو یا شلوار جو ٹخنے سے نیچے ہو گا اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

۵...... عن عبد اللّٰه بن عمر ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال بینما رجل یجر ازاره خسف به فهو یتجلل فی الارض الیٰ یوم القیامة (بخاری شریف، ج ۲ص ۸۶۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اتراتے ہوئے تہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

٦...... عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال من جر ثوبه خیلاء لم ینظر اللّٰه الیه یوم القیامة قال ابو بکر نِالصدیق یا رسول اللّٰه انّ احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاهد ذٰلك منه فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم لست ممن یصنعه خیلاء (بخاری شریف، ج ۲ص ۸۶۰) سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچا کرے گا اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس فرمان عالیشان کو سنتے ہی عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرا تہبند تو نیچے لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ میں اس کا خاص خیال رکھوں (ان کے شکم پر تہبند رُکتا نہیں تھا سرک جاتا تھا) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ان میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر لٹکاتے ہیں یعنی یہ وعید ان کیلئے ہے جو قصداً تکبر کی نیت سے تہبند وشلوار وغیرہا نیچی رکھتے ہیں۔
اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ اِسبال (کپڑے ٹخنے سے نیچے لٹکانا) کی دو صورتیں ہیں...... (۱) بطور تکبر (۲) بغیر تکبر۔ بصورت اوّل جو کہ حرام ہے اس میں نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے اور دوسری صورت مکروہِ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل ازارہ تکبر نہ تھا کیونکہ ان کے شکم مبارک کی وجہ سے ازار نیچے سرک جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لست ممن یصنعه اے ابوبکر! تم تکبراً کپڑا نیچے کرنے والے نہیں ہو۔ یہ اِسبال (کپڑا ٹخنے سے نیچا کرنا) تہبند، قمیص، شلوار اور عمامہ سب میں ہے حدیث میں ہے۔

۷…… عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جرّمنہا شیئا خیلاء لم ینظر اللّٰہ الیہ یوم القیامۃ (ابوداؤد، ج۲ص۵۶۶، نسائی، ابن ماجہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِسبال تہبند، قمیص اور عمامہ سب میں ہے جو شخص تہبند، شلوار، قمیص، عمامہ میں کچھ بھی تکبر کے طور پر ٹخنے سے نیچے کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

۸…… عن ابن مسعود قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فی صلاتہٖ خیلاء فلیس من اللّٰہ جل ذکرہ فی حل و لاحرام (ابوداؤد، ج۱ص۳۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں تکبر کے طور پر تہبند کو لٹکائے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حل میں ہے اور نہ حرم میں۔

۹…… عن ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذہب فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء ثم قال اذہب فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء فقال لہ رجل یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک امرتہ ان یتوضا قال انہ کان یصلی و ہو مسبل ازارہ و ان اللّٰہ جل ذِکرہ لا یقبل صلاۃ رجل مسبل ازارہ (ابوداؤد، ج۱ص۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے وضو کا حکم دیا ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے نماز ادا کرے۔
یعنی تہبند اتنا نیچے ہو کہ ٹخنے چھپ جائیں اور وضو کا حکم اس لئے دیا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے اور وضو اس کا کفارہ اور گناہ کے اسباب کو زائل کرنے والا ہے۔ (لمعات الشیخ محدث دہلوی) واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر یہ نہیں فرمایا کہ اوپر یا نیچے موڑ لو۔ الغرض پائینچوں کا ٹخنے کے نیچے ہونا اگر تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ہے اور وہ حصہٗ بدن جہنم کی آگ سے نہ بچ سکے گا اور اس میں نماز مکروہِ تحریمی بھی ہوگی اور اگر تکبر کی نیت سے نہیں تو مستحق عذاب وعتاب نہیں اور نماز بھی مکروہِ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔

کپڑا موڑنے کا حکم

اب تک تو پہلی قسم یعنی اِسبال کا حکم تھا اب دوسری قسم یعنی کفِ ثوب کا حکم ملاحظہ کریں اس کا لغوی معنی کپڑا موڑنا، جمع کرنا، ضم کرنا، ملانا کے ہیں کما فی قولہٖ تعالیٰ الم نجعل الارض کفاتا اَلکفاۃ بمعنیٰ الکفِ (عینی، ج٦ص٩٠) لیکن اصطلاح شرح میں کپڑے کا موڑنا اور سجدہ میں جاتے وقت اپنے کپڑے کو اوپر کی طرف کھینچنا کے ہیں۔ یہ فعل (کپڑے کا موڑنا) کپڑے کا ٹخنوں کے نیچے بغیر تکبر کی نیت ہونے سے زیادہ قبیح ونقصان دہ ہے کہ پہلی صورت میں یعنی کپڑا بغیر تکبر کی نیت کے ٹخنے سے نیچے رہنے میں مکروہِ تنزیہی یا خلافِ اولیٰ ہوگی اور کفِ ثوب کی صورت میں خواہ نیفے یا پائنچے کی طرف سے موڑے اور اسی طرح آدھی کلائی سے زیادہ آستین وغیرہ موڑنے یا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفِ ثوب کے سلسلے میں مطلق ارشاد فرمایا کسی قسم کی وجہ ارشاد نہیں فرمائی بخلاف اِسبال کے کہ وہاں مکروہِ تحریمی ہونے کی وجہ بھی ارشاد فرمائی کہ اگر خُیَلاء یعنی تکبر کی نیت سے ہو تو نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ اور وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

کپڑا نیچے سے موڑنا اور اوپر سے گھرسنا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں

اس سے قبل نو حدیثیں ذِکر کی جاچکی ہیں۔مزید ملاحظہ فرمائیں۔امام بخاری نے بخاری شریف میں خاص اسی مسئلہ کیلئے ایک باب باب لا یکف ثوبہ فی الصّلوٰۃ کے عنوان سے مقرر فرمایا،امام بخاری نے اس باب کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی۔

۱۰ ...... عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و قال امرت ان اسجد علیٰ سبعۃ اعظم لا اکف شعراً و لا ثوبا (بخاری ج ا ص ۱۱۳، مسلم، ج ا ص ۱۹۳، الترمذی، ج ا ص ۶۶) و قال ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں (منہ اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے) اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ موڑوں۔اور سیّدنا ابوعیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس حدیث کے تحت اپنے وقت کے عظیم المرتبت محدث شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:۔

و عِند ابی داؤد بِسندٍ جید رای ابو رافع الحَسن بن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما یصلی و قد غرز ضفیرتہ فی قفاہ فحلھا و قال سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ذٰلک کفل الشیطان او قال مقعد الشیطان یعنی مغرر ضفرتہٖ و فی المعرفۃ روینا فی الحدیث الثابت (عن ابن عبّاس انہ رای عبد اللّٰہ بن الحارث یصلی و راسہٗ معقوص من وّ رآئہٖ فقام ورآء فجعل یحلہ و قال سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم انّما مثل ھٰذا کمثلِ الّذی یصلی و ھو مکتوف) فدل الحدیث علیٰ کراھۃ الصلاۃ و ھو معقوص الشعر ولو عقصہ و ھو فی الصلاۃ فسدت صلاتہ والعقص ان یجمع شعرہ علیٰ وسط راسہٖ و یشدہ بخیط او بصمغ لیتلبد واتفق الجمھور من العلماء ان النھی لکل من یصلی کذلک سوآء تعمدہ للصّلوٰۃ او کان کذالک قبلھا لمعنی آخر (ابوداؤد، ج ا ص ۹۴)

ابوداوٗد کے نزدیک کفِ ثوب کے مکروہ تحریمی ہونے میں بہت بہترین سند سے ایک روایت ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابورافع صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنی زلفوں کو اپنی گردن پر جوڑا بنائے ہوئے نماز ادا کر رہے ہیں تو ابورافع نے اسے کھول دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ یہ جوڑا شیطان کی مقعد ہے اور معرفہ میں ہم نے صحیح حدیث بیان کی جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ اپنے بال کا جوڑا بنائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جوڑا کھولنے لگے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ یہ شیطان کی مقعد (نشست گاہ) ہے پس یہ حدیث اس حالت میں نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کرتی ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کیا جائے تو نماز فاسد ہوجائیگی اور عقص کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کپڑے کو ایک جگہ جمع کرکے دھاگے سے باندھ دیا جائے یا گوند سے چپکا دیا جائے۔علمائے جمہور کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا ہر اس نمازی کیلئے ہے جو اس طرح نماز پڑھے خواہ وہ جان بوجھ کر نماز ہی کیلئے ایسا کرے یا پہلے ہی ایسا کئے ہوئے ہو۔ پس اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ کفِ ثوب اور کفِ شعر دونوں سے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

اقوالِ فقہا و صالحین کرام

انہیں احادیث کریمہ کی روشنی میں تمام فقہائے کرام نے کفِ ثوب، کفِ شعراور اِسبال مع تکبر (کپڑا بہ نیتِ تکبر ٹخنے سے نیچے لٹکانا) کومکروہِ تحریمی فرمایا ہے جس سے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

۱......درمختار میں ہے وکرہ کفہ ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم او ذیل اور کفِ ثوب مکروہ ہے یعنی کپڑے کا اٹھانا اگرچہ مٹی سے بچانے کیلئے ہو جیسے آستین اور دامن موڑنا اور اسکے تحت علامہ ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں ای کمالو دخل فی الصّلوٰۃ وھو مشمرکمہٖ او ذیلہٖ و اشار بذٰلك الیٰ انّ الکراھۃ لا تختص بالکفِّ وھو فی الصّلوٰۃ (ج۱ص۵۹۸) یعنی اگر ایسی حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستین یا اس کا دامن موڑا ہوا تھا جب بھی مکروہ ہے اور اس قول سے اس بات کی طرف اِشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہ موڑنا حالتِ نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے یا دورانِ نماز ہو سب صورتوں میں مکروہ ہے یعنی یہ موڑنا نماز کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بیرونِ نماز بھی مکروہ ہے اگرچہ بیرونِ نماز کی کراہت اتنی شدید نہیں۔

۲......جوہرہ نیرہ میں ہے، ولا یکف ثوبہٗ وھو ان یرفعہ من بین یدیہ او من خلفہٖ اذا اَراد السجود قال علیہ السّلام امرت ان اسجد علیٰ سبعۃِ اعظم لا اکف ثوبا و لا اعقص شعراً (ج۱ص۸۱) اور اپنے کپڑے کو نہ موڑے اور کفِ ثوب یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت اپنے سامنے سے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں کپڑے اور بال کو نہ سمیٹوں۔

۳......صغیری شرح منیۃ المصلی میں ہے، ویکرہ ان یلف ثوبہ وھو فی الصّلوٰۃ بعمل قلیل بان یرفعہ من بین یدیہ او من خلفہٖ عند السجود او یدخل فیھا وھو مکوف کما اذا دخل وھو مشمر الکم و الذیل او ان یرفعہ کیلا یتترب (ص۱۸۹) نماز کی حالت میں تھوڑے عمل سے اپنا کپڑا لپیٹے اس طرح کہ اپنے سامنے یا پیچھے سے سجدہ کرتے وقت اٹھائے یا کپڑا لپیٹے ہوئے نماز شروع کرے مثلاً آستین موڑے ہوئے یا مٹی سے بچانے کیلئے کپڑا اٹھائے یہ سب مکروہ ہے۔

٤......عالمگیری میں ہے، یکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہٖ او لحیتہٖ او جسدہٖ و ان یکف ثوبہ بان یرفع ثوبہ من بین یدیہ او من خلفہٖ اذا اراد السجود کذا فی معراج الدرای (ج ا ص ۱۰۵) نمازی کو اپنے کپڑے یا داڑھی یا بدن سے کھیلنا مکروہ ہے اور کپڑے کو سمیٹنا بھی مکروہ ہے اس طرح کہ سجدہ میں جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھائے اسی طرح معراج الدرایہ میں ہے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ کپڑا سمیٹنا خواہ نماز میں سجدہ میں جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے کا کپڑا سمیٹنے یا نماز میں اس طرح داخل ہوا کہ اس کا دامن یا آستین مڑی ہوئی تھی یا مٹی سے بچانے کی غرض سے اٹھائے سب مکروہ ہے اور فقہائے کرام مطلقاً مکروہ بول کر مکروہ تحریمی مراد لیتے ہیں۔

۵......ہدایہ اور تبیین الحقائق میں ہے، ولا یکف ثوبہ لانہ نوع تجبر (ہدایہ، ج ا ص ۱۰۱، تبیین، ج ا ص ۱۶۴) اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے کیونکہ یہ غرور و تکبر کی ایک قسم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قوموا لِلّٰہ قانتین اللہ کے حضور ادب اور عاجزی سے کھڑے ہو۔ ان احادیث مبارکہ اور فقہ کی عبارتوں سے تمام مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اپنی نمازوں کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے اور جو نمازیں اس کیفیت کے ساتھ ادا کی گئیں سب کو دوبارہ ادا کریں اور نام نہاد مسلمانوں اور مفتیوں اور مولویوں کیلئے بھی عبرت کا عظیم مقام ہے اور خواہ مخواہ انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ تمام ائمہ مساجد سے درخواست ہے کہ اس پر خود بھی عمل کریں اور اپنے مقتدیوں کو بھی عمل کی تلقین فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اعتراضات

سوال ۱ ...... اگر آستین آدھی کلائی سے کم مڑی ہو تو نماز مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے اور آدھی کلائی یا زائد مڑی ہو تو مکروہِ تحریمی حالانکہ مطلقاً کفِ ثوب سے نماز مکروہِ تحریمی ہونی چاہیئے۔

جواب ...... بظاہر تو مطلقاً آستین موڑنا کفِ ثوب ہے جس سے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی مگر علامہ ابن عابدین شامی نے یہ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ نصف کلائی سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے اور نصف سے زائد آستین مڑی ہو تو نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے علامہ شامی نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ عام طور پر وضو کرنے کے بعد بے توجہی و لاپرواہی کی وجہ سے آستین تھوڑی مڑی رہ جاتی ہے لہٰذا ابتلائے عام (عموم بلویٰ) کی وجہ سے کراہت میں تخفیف ہے۔

سوال ۲ ...... عقص کے معنی بالوں یا کپڑوں کو سمیٹ کر یا اکٹھا کر کے کسی چیز سے باندھنا جبکہ موڑنے اور گھرسنے میں یہ بات نہیں ہوتی لہٰذا اس میں کف نہیں ہونا چاہیئے۔

جواب ...... ادنیٰ سی عقل رکھنے والا آدمی بھی جانتا ہے کہ باندھنے کا مقصد کیا ہوتا ہے یہی ہوتا ہے کہ کسی بھی طریقے سے کپڑوں یا بالوں کو لٹکنے سے روکا جائے تو یہاں بھی ازار بند کے ذریعے لٹکتے ہوئے کپڑے کو روکتے ہیں اور پائنچے کف وغیرہ کی وجہ سے رُک جاتے ہیں۔

سوال ۳ ...... بعض علماء وعوام اس بات کے قائل ہیں کہ یہ امر اگر نماز کی حالت (اندرون نماز) میں کیا جائے تو نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

جواب ...... اس قسم کا قول کرنے والے سخت غلطی پر ہیں اور عوام الناس کو گمراہی میں مبتلاء کرنا ہے بخاری شریف کی مذکورہ حدیث کے تحت علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری میں تحریر فرماتے ہیں، فان الجمهور كرهوا ذٰلك للمصلى سوآء فعله فى الصلوٰة او قبل ان يدخل فيها و عن الحسن البصرى وجوب الاعادةِ فيه (ج۶ص۹۱) جمہور علماء نے کفِ ثوب وشعر کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے خواہ یہ عمل اسکا نماز کے اندر ہو یا نماز شروع کرنے سے پہلے۔ حضرت امام بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس طرح نماز ادا کرنے میں دوبارہ پڑھنا لازم وضروری ہوجاتا ہے۔ بلکہ اس کے کچھ بعد تحریر فرماتے ہیں، فدل الحديث علىٰ كراهةِ الصّلاةِ وهو معقوص الشعر وَ لو عقصه و هو فى الصلاة فسدت صلاته والعقص ان يجمع شعره علىٰ وسطِ راسهٖ و يشده بخيط اوبصمغ ليتلبد (ج۶ص۹۱) پس یہ حدیث کپڑا یا بال موڑ کر نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کر رہی ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کرے گا تو یہ عملِ کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائے گی۔ عقص کے معنی اپنے کپڑوں یا بالوں کو ایک جگہ جمع کر کے دھاگے سے باندھنا یا گوند سے چپکانا کے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی فقہی عبارتیں اور حدیثیں پہلے بھی ذکر ہوچکی ہیں جو اس کے کفِ ثوب ہونے پر واضح طور پر دلالت کر رہی ہیں۔ طوالت کی وجہ سے مزید ذکر کی حاجت نہیں۔

﴿تمت بالخیر﴾ بِتَوفِيْقِ اللّٰهِ تَعالىٰ وَعَوْنِهٖ

عطاء المصطفیٰ اعظمی

مدرس وخادم دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی نمبر۵